اقبال کے خطوط جناح کے نام
اشاعت کی کہانی

محمد جہانگیر عالم

اقبالیات اور تحریکِ پاکستان کے شائقین کے لیے ”اقبال کے خطوط جناح کے نام“ (*Letters of Iqbal to Jinnah*) کا مطالعہ بڑا دلچسپ اور اہم ہے، کیونکہ یہ خطوط پاکستان کی اساس کا تعین ہی نہیں کرتے بلکہ اس وقت کے حالات اور واقعات کے متعلق علامہ اقبال کے نقطہ نگاہ کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ یہ خطوط ایسے وقت لکھے گئے تھے جب ہندوستانی مسلمان اپنی تاریخ کے ایک نازک دور سے گزر رہے تھے۔ برصغیر میں مسلمانوں کے سیاسی مستقبل کا مسئلہ فیصلہ کن مرحلے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس فکری انتشار کے زمانے میں علامہ اقبال کی سیاسی بصیرت نے منزل کی نشان دہی کی اور اس کے راستوں کو روشن کیا۔ یہ خطوط ایک طرح سے خطبۂ الہ آباد کے اجمال کی تفصیل ہی ہیں۔ ان خطوط میں برصغیر کے دستوری مسائل، مسلم لیگ کی تنظیمِ نو، مسلم ایشیا کے مستقبل، برصغیر کے مسلمانوں کے لیے ایک جدا گانہ مملکت کا قیام اور اس میں اسلامی شریعت کے نفاذ کے بارے میں علامہ اقبال نے کھل کر اظہارِ خیال کیا ہے۔ تحریکِ پاکستان کے پس منظر اور پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے ان خطوط کا مطالعہ بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

سب سے پہلی دفعہ ”اقبال کے خطوط جناح کے نام“ انگریزی میں لاہور کے مشہور و معروف ناشر شیخ محمد اشرف نے اپریل ۱۹۴۳ء میں شائع کیے۔ اسی سال یہ خطوط ادارۂ اشاعتِ اُردو، حیدر آباد (دکن)، کے زیرِ اہتمام اُردو زبان میں بھی شائع ہوئے۔ اس کے بعد یہ خطوط متعدد بار شائع ہونے کے علاوہ ہندوستان

کی دوسری زبانوں مثلاً بنگالی اور تامل وغیرہ میں بھی شائع ہوئے ۔ ان خطوط کی اشاعت کی کہانی کا مطالعہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہے ۔

''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کی دریافت اور اشاعت کا سہرا جناب محمد شریف طوسی کے سر ہے ۔ آپ ان دنوں (دسمبر ۱۹۴۲ تا مئی ۱۹۴۳) بمبئی میں قائدِ اعظم محمد علی جناح کے ذاتی کتب خانے (لائبریری) میں اپنی کتاب Pakistan Movement (1906-42) کی تیاری کے لیے مواد تلاش کر رہے تھے کہ قائدِ اعظم محمد علی جناح کے نام برِصغیر کے مختلف رہنماؤں کے لکھے ہوئے خطوط آپ کے ہاتھ لگے ۔ آپ نے ان کی چھان بین کر کے ہر ایک رہنما کے خطوط الگ الگ کیے ۔ ان میں علامہ اقبال کے خطوط بھی تھے جو اُنھوں نے مئی ۱۹۳۶ سے نومبر ۱۹۳۷ کے درمیانی عرصے میں قائدِ اعظم کے نام لکھے تھے ۔ آپ نے ان تمام خطوط کو جوکہ تعداد میں تیرہ تھے ترتیب دے کر ٹائپ کیا ۔ پھر اُنھیں قائدِ اعظم کے حضور پیش کیا کہ ان خطوط کی اشاعت کا بندوبست ہونا چاہیے ۔ ابتدا میں قائدِ اعظم نے ان کی اشاعت پر کچھ تامل کیا لیکن محمد شریف طوسی نے قائدِ اعظم پر واضح کیا کہ یہ خطوط برِصغیر کے مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے تاریخی اہمیت کے حامل ہیں اور ان کی اشاعت سے ملک بھر میں اور خصوصاً پنجاب میں مسلم لیگ کی مقبولیت میں اضافہ ہوگا ۔ اس خط کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس میں علامہ اقبال نے قائدِ اعظم کو لکھا تھا کہ ''اس وقت جو طوفان شمال مغربی ہندوستان اور شاید پورے ہندوستان میں برپا ہونے والا ہے ، اس میں صرف آپ ہی کی ذاتِ گرامی سے قوم محفوظ رہنمائی کی توقع کا حق رکھتی ہے ،'' اُنھوں نے کہا کہ اس سے نہ صرف تحریکِ پاکستان کو مقبولیت حاصل ہوگی بلکہ اس سے ایک تازہ ولولہ ملے گا ۔۱

قائدِ اعظم محمد علی جناح ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کی اشاعت پر رضا مند ہوگئے ۔ چنانچہ ان کی اشاعت کے لیے یہ مناسب خیال کیا گیا کہ علامہ اقبال کے خطوط کے جواب میں جو خطوط قائدِ اعظم نے تحریر کیے تھے ان کو بھی ان کے ساتھ شائع کیا جائے ۔ اس سلسلے میں قائدِ اعظم نے بمبئی سے ۲۸ جنوری ۱۹۴۳ کو لاہور میں میاں بشیر احمد ، ایڈیٹر ''ہمایوں'' ، کو

۱- ایم - ایس - طوسی : *My Reminiscences* (کراچی ، ۱۹۷۶) ، ص ۱۱ -

لکھا کہ علامہ اقبال کے خطوط کے جواب میں اُنھوں نے جو خط لکھے تھے ان کو تلاش کروا کے ارسال کر دیں ۔ ۱۵ فروری ۱۹۴۳ کو دوبارہ قائدِ اعظم محمد علی جناح نے میاں بشیر احمد کو لکھا کہ ان خطوط کی اشاعت سے مسلم عوام کی بڑی خدمت ہوگی اور خصوصاً اس مقصد کو جس کے لیے ہم سب لڑ رہے ہیں ۔ میاں بشیر احمد نے ۲۴ فروری ۱۹۴۳ کو قائدِ اعظم کو جواب دیا کہ علامہ اقبال کے ترکے کے نگران چوہدری محمد حسین ان کے خطوط تلاش کرنے میں ناکام رہے ہیں ۔ لہٰذا اب ان خطوط کو قائدِ اعظم محمد علی جناح اپنے تبصرے کے ساتھ یا اس کے بغیر شائع کرا دیں ۔۲

لاہور کے مشہور و معروف ناشر شیخ محمد اشرف کی خدمات اس سلسلے میں بڑی نمایاں ہیں کہ اُنھوں نے قیامِ پاکستان سے پہلے اسلام اور تحریکِ پاکستان کے موضوع پر بہت زیادہ کتابیں شائع کیں جب کہ اس زمانے میں اشاعت کا کام مالی طور پر اتنا زیادہ منفعت بخش نہیں تھا جتنا کہ اب ہے ۔ بہرحال تحریکِ پاکستان کی نشر و اشاعت کے سلسلے میں شیخ محمد اشرف کی خدمات کا اعتراف ہمیں دل سے کرنا چاہیے ۔ اُنھوں نے مخصوص دائرہ کار میں کام کرتے ہوئے قیامِ پاکستان کی جد و جہد میں ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے ۔ ان دنوں شیخ محمد اشرف ''محمد علی جناح ـــــ ایک سیاسی مطالعہ'' (*Mohammad Ali Jinnah : A Political Study*) از سید مطلوب الحسن کی اشاعت کا انتظام کر رہے تھے اور ان کا قائدِ اعظم محمد علی جناح سے رابطہ تھا ۔ اسی سلسلے میں شیخ محمد اشرف مارچ ۱۹۴۳ کے آخری ہفتے میں قائدِ اعظم سے دہلی میں ملے ۔ اس ملاقات میں دیگر امور کے علاوہ قائدِ اعظم نے ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کی اشاعت کا کام شیخ محمد اشرف کے سپرد کیا اور معاملہ اس طرح طے پایا کہ ان خطوط کا پہلا ایڈیشن تین ہزار کی تعداد میں چھاپا جائے گا اور اس کی رائلٹی شیخ محمد اشرف مبلغ تین سو روپے یک مشت ادا کریں گے ۔ یہ رقم مسلم لیگ کے فنڈ کے لیے عطیہ ہوگی ۔

۲۷ مارچ ۱۹۴۳ کو قائدِ اعظم محمد علی جناح نے ان خطوط کی اشاعت کے

۲- جمیل الدین احمد : *Quaid-e-Azam As Seen by His Contemporaries* (لاہور ، ۱۹۶۶) ، ص ۱۷ ۔

بارے میں شیخ محمد اشرف کو لکھا کہ جیسا کہ پچھلے دنوں اُنھوں نے ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' شائع کرنے پر رضا مندی کا اظہار کیا تھا کہ وہ ''پہلا ایڈیشن تین ہزار کی تعداد میں چھپوائیں گے اور اس کے لیے رائلٹی کے طور پر مبلغ تین سو روپے یک مشت ادا کریں گے ، لہٰذا اس رقم کا چیک ارسال کر دیں ۔ یہ خطوط مع پیش لفظ کے ارسال ہیں ۔'' قائدِ اعظم محمد علی جناح نے اس خط میں وضاحت کر دی کہ یہ انتظام صرف پہلے ایڈیشن کے لیے ہے اور اس ایڈیشن میں صرف تین ہزار کاپیاں چھپوائی جائیں گی اور اُمید ظاہر کی کہ ان کی اشاعت خوب صورت طریق پر ہوگی اور اس کے صفحہ اول پر علامہ اقبال کی ایک اچھی سی تصویر کا بھی انتظام کیا جائے گا ۔ ان خطوط کی ایک سو کاپیاں اعزازی طور پر قائدِ اعظم کو ارسال کی جائیں گی ۔ طباعت کے بارے میں قائدِ اعظم نے خط کے آخر میں پھر لکھا کہ اس سلسلے میں اُنھیں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ خود اس کے ماہر ہیں اور اُنھیں توقع ہے کہ وہ ان خطوط کو بڑے خوب صورت انداز پر طبع کرائیں گے ۔

۲۷ مارچ ۱۹۴۳ ہی کو شیخ محمد اشرف نے قائدِ اعظم محمد علی جناح کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں تحریر کیا کہ اقبال کے خطوط کی ''اشاعت کے لیے معاہدہ کا مسودہ مع تین سو روپے کے ڈرافٹ کے ارسالِ خدمت ہے ۔ معاہدہ کی ایک نقل دستخط کے بعد واپس کر دیں ۔'' خطوطِ اقبال کے لیے ان کے تجویز کردہ نام کے صحیح الفاظ اُنھیں یاد نہیں رہے ۔ لہٰذا وہ معاہدہ کے مسودے میں خالی جگہ پر نام لکھ دیں اور توقع ظاہر کی کہ اُنھوں نے ان خطوط کے تعارف کے طور پر پیش لفظ لکھ دیا ہوگا ۔[۳] ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کے لیے پیش لفظ کا مسودہ محمد شریف طوسی نے تیار کیا تھا ۔ ٹائپ کرنے کے بعد اسے قائدِ اعظم محمد علی جناح کے سامنے پیش کیا ۔ اُنھوں نے اس میں معمولی سی ترمیم و تنسیخ کے بعد اس کی منظوری دے دی ۔ پیش لفظ کا یہ مسودہ محمد شریف طوسی کے پاس محفوظ ہے ۔[۴]

۳- سید شمس الحسن ، *Plain Mr. Jinnah* (کراچی ، ۱۹۷۶) ، ص ۱۶۳ - ۱۶۵ -

۴- ایم - ایس - طوسی ، کتاب مذکور ، ص ۱۲ -

۳۱ مارچ ۱۹۴۳ کو قائد اعظم محمد علی جناح نے شیخ محمد اشرف کے خط محررہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۳ کے جواب میں تحریر کیا کہ اُنھیں ان کا خط مل گیا ہے جس میں مبلغ تین سو روپے کا بنک ڈرافٹ اور معاہدہ کا مسودہ تھا ۔ معاہدے کی ایک نقل بھی واپس بھیج دی گئی ۔ خطوط اقبال کا نام *Letters of Iqbal to Mr. Jinnah* مناسب ہے ۔ ۳۱ مارچ ۱۹۴۳ ہی کو شیخ محمد اشرف نے قائد اعظم محمد علی جناح کے خط محررہ ۲۷ مارچ ۱۹۴۳ کا جواب دیا جس میں تحریر کیا کہ اُنھیں خطوط اقبال مع پیش لفظ مل گئے ہیں اور دریافت کیا کہ اس کتابچے کا نام کیا ہو ۔ اس کتابچے کی قیمت کے بارے میں شیخ محمد اشرف نے اس خط میں لکھا کہ وہ حساب کتاب کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ کتابچے کی قیمت صرف آٹھ آنے کم رہے گی ۔ اس لیے ان کے خیال میں اس کی قیمت بارہ آنے ہونی چاہیے اور اس ضمن میں قائد اعظم کی اجازت چاہی ۔ ۴ اپریل ۱۹۴۳ کو قائد اعظم نے شیخ محمد اشرف کو جواب دیا کہ خطوط اقبال کے کتابچے کا نام *Letters of Iqbal to Mr. Jinnah* ہو اور اگر وہ مناسب خیال کرتے ہیں تو اس کی قیمت آٹھ آنے کے بجائے بارہ آنے رکھ لیں ۔

۱۴ اپریل ۱۹۴۳ کو شیخ محمد اشرف نے قائد اعظم کو اطلاع دی کہ ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' زیر طبع ہیں اور اُمید ظاہر کی کہ اس ہفتے کے آخر تک کتاب تیار ہو جائے گی ۔ اپریل ۱۹۴۳ میں کتاب چھپ کر مارکیٹ میں فروخت کے لیے پہنچ گئی ۔ کتاب کی نکاسی بڑی تیزی کے ساتھ ہوئی ۔ چنانچہ ۳۱ دسمبر ۱۹۴۳ کو شیخ محمد اشرف نے قائد اعظم محمد علی جناح کو خط کے ذریعے اطلاع دی کہ ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کی فروخت بڑی اچھی ہو رہی ہے ۔ اس کے جواب میں قائد اعظم نے ۱۹ جنوری ۱۹۴۴ کو تحریر کیا کہ اُنھیں یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ خطوط اقبال کی فروخت اچھی ہو رہی ہے ۔

مارچ ۱۹۴۴ تک ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا ۔ چنانچہ ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ کو شیخ محمد اشرف نے قائد اعظم محمد علی جناح کو لکھا کہ ''ان ہی شرائط پر جن پر پہلے معاہدہ ہوا تھا ، اقبال کے خطوط کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کی اجازت عنایت فرمائیے ۔ مبلغ تین سو روپے کا چیک ارسال خدمت ہے ۔'' اس کے جواب میں قائد اعظم نے ۸ اپریل ۱۹۴۴ کو شیخ

محمد اشرف کو تحریر کیا کہ انھیں ان کا خط مع تین سو روپے کی مالیت کا چیک مل گیا ہے اور وہ رضا مند ہیں کہ خطوطِ اقبال کا دوسرا ایڈیشن تین ہزار کی تعداد میں شائع کر لیں اور اس کی شرائط وہی ہوں گی جو پہلے ایڈیشن کے لیے ۲۷ مارچ ۱۹۴۳ کے معاہدے میں طے ہو چکی ہیں - ۸ اپریل ۱۹۴۴ کو شیخ محمد اشرف نے دوبارہ قائدِ اعظم محمد علی جناح سے درخواست کی کہ براہِ کرم ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کے دوسرے ایڈیشن کی اجازت مرحمت فرمائیں - ۱۰ اپریل ۱۹۴۴ کو قائدِ اعظم نے اس کے جواب میں دہلی سے لکھا کہ وہ ان کے خط محررہ ۸ اپریل ۱۹۴۴ کے لیے ممنون ہیں اور وہ پہلے ہی ان کو اقبال کے خطوط کی اشاعت کی اجازت کے بارے میں لکھ چکے ہیں -۵

''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کے دوسرے ایڈیشن میں علامہ اقبال اور قائدِ اعظم محمد علی جناح کی تصاویر بھی تھیں - اس کے بعد یہ کتاب متعدد بار (انگریزی میں) شائع ہوئی - تیسرا ایڈیشن ۱۹۵۶ میں شائع ہوا - اس کے بعد ۱۹۶۳ ، ۱۹۷۴ میں بھی شائع ہوئی - ساتویں بار ۱۹۷۸ میں شائع ہوئی -۶

''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کی اشاعت سے قبل ہی قائدِ اعظم محمد علی جناح کو ان خطوط کے ترجمے کی اشاعت کے لیے کئی فرمائشیں موصول ہوئیں - اسی طرح کی ایک فرمائش شیخ عطاء اللہ ، استاد معاشیات ، مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ ، کی طرف سے آئی - اُنھوں نے ۱۹ فروری ۱۹۴۳ کو قائدِ اعظم کے نام اپنے خط میں لکھا کہ وہ خطوطِ اقبال کا ایک مجموعہ ''اقبال نامہ'' کے نام سے شائع کرا رہے ہیں - ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کو ان میں شامل کرنے کی اجازت چاہیے - اس خط کا جواب قائدِ اعظم کی طرف سے محمد شریف طوسی (جو کہ ان دنوں M R T کے قلمی نام سے مضامین لکھتے تھے اور قائدِ اعظم کے ہاں اپنی کتاب کے سلسلے میں کام کر رہے تھے) نے دیا کہ ان خطوط کی اشاعت کا انتظام ہو گیا ہے - اس لیے ان خطوط کی نقل ارسال نہیں کی جا رہی -

اپریل ۱۹۴۳ میں جب ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' انگریزی زبان میں شائع ہو گئے تو پھر شیخ عطاء اللہ نے ۱۸ اپریل کو خط لکھا اور ملاقات کی

۵- سید شمس الحسن ، کتاب مذکور ، ص ۱۶۵ - ۱۷۳ -
۶- شیخ محمد اشرف کا خط راقم الحروف کے نام -

درخواست کی تا کہ بالمشافہ بات چیت کرکے ان خطوط کی اُردو میں اشاعت کی اجازت حاصل کریں - ۱۹ اپریل ۱۹۴۳ کو قائدِ اعظم محمد علی جناح نے جواب دیا کہ وہ ان دنوں مسلم لیگ کے اجلاس کے سلسلے میں خاصے مصروف ہیں - اجلاس کے بعد ملاقات ہو سکے گی - اس طرح یہ معاملہ کچھ وقت کے لیے کھٹائی میں پڑ گیا -

یکم نومبر ۱۹۴۳ کو شیخ عطاء اللہ نے دوبارہ اس معاملے کے بارے میں قائدِ اعظم کو خط لکھا - اس کے جواب میں قائدِ اعظم نے ۲ نومبر ۱۹۴۳ کو خط لکھا کہ ان خطوط کی انگریزی زبان میں اشاعت کے لیے اُنھوں نے ایک ناشر سے معاملہ طے کر لیا ہے - وہ ان خطوط کا اُردو ترجمہ ان کی کتاب ''اقبال نامہ'' میں شامل کرنے کی اجازت دینے کے لیے تیار ہیں بشرطیکہ وہ مبلغ تین سو روپے یک مشت بطور رائلٹی اپنی کتاب کے پہلے ایڈیشن پر دینے کے لیے تیار ہوں - نئے ایڈیشن کے لیے بھی اسی طرح کی شرائط ہوں گی - قائدِ اعظم محمد علی جناح نے اپنے خط میں یہ بھی تحریر کیا کہ وہ یہ رقم اپنی ذات کے لیے نہیں مانگ رہے بلکہ یہ رقم عطیہ کے طور پر مسلم لیگ کے فنڈ میں جمع ہوگی - شیخ عطاء اللہ ان شرائط پر ان خطوط کو شائع کرنے پر رضا مند نہ ہوئے اور اُنھوں نے ۱۲ نومبر ۱۹۴۳ کو قائدِ اعظم کو لکھ دیا کہ ان کی کتاب کی نکاسی کے امکانات ایسے نہیں ہیں کہ وہ اس سلسلے میں کوئی مالی بار برداشت کر سکیں -

اسی طرح کی ایک فرمائش ۴ ستمبر ۱۹۴۳ کو باغبان پورہ لاہور سے عفت مقصود نے کی کہ اسے ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' اُردو میں شائع کرنے کی اجازت دی جائے - اس کے جواب میں قائدِ اعظم نے اسے ۱۰ ستمبر ۱۹۴۳ کو لکھا کہ وہ ان خطوط کے اُردو ترجمہ کی اشاعت کی اجازت دینے کے لیے تیار ہیں بشرطیکہ وہ اس کی رائلٹی کے طور پر ایک معقول رقم مثلاً مبلغ تین سو روپے یک مشت پہلے ایڈیشن کے لیے جو تین ہزار کی تعداد کا ہوگا دینے کے لیے تیار ہے - قائدِ اعظم نے اس خط میں یہ بھی لکھا کہ اُنھیں اس رقم کی سخت ضرورت ہے - یہ رقم اُنھیں اپنی ذات کے لیے نہیں چاہیے بلکہ یہ رقم بطور عطیہ مسلم لیگ کے فنڈ میں جمع ہوگی - آئندہ اشاعت کے لیے بھی اسی

قسم کی شرائط ہوں گی ۔ اگر وہ رضا مند ہوں تو براہ کرم اطلاع دیں ۔۷ لیکن یہاں بھی بات آگے نہ بڑھ سکی ۔

''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' سب سے پہلی بار اُردو میں ادارۂ اشاعتِ اُردو ، عابد روڈ ، حیدر آباد (دکن) ، سے ستمبر ۱۹۴۳ میں شائع ہوئے ۔ اُردو ترجمہ سید مشتاق احمد چشتی کا تھا ۔ حیران کن بات یہ ہے کہ کتابیاتِ اقبال کے متعلق اب تک جتنی کتابیں شائع ہوئی ہیں ان میں کسی ایک کتاب میں بھی سید مشتاق احمد چشتی کے ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کے اُردو ترجمے کا ذکر تک نہیں ہے ۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن سعید نے ان خطوط کا اُردو ترجمہ کیا جو کہ حیدر آباد دکن ہی سے شائع ہوا ۔ اس ترجمے کے اب تک تین چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں ۔

یہاں میں ایک بات کی وضاحت کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کا سب سے پہلا اُردو ترجمہ عبدالرحمٰن سعید کا ہے ۔ میرا خیال ہے کہ یہ بات درست نہیں ۔ ان خطوط کا سب سے پہلا اُردو ترجمہ سید مشتاق احمد چشتی کا ہے ۔ یہ ترجمہ ستمبر ۱۹۴۳ میں قائدِ اعظم محمد علی جناح کی اجازت کے بغیر شائع ہوا ۔ یہ اس طرح ظاہر ہے کہ قائدِ اعظم نے ۶ نومبر ۱۹۴۳ کو شیخ عطاء اللہ کے خط کے جواب میں لکھا تھا کہ اُنھوں نے صرف انگریزی زبان میں ان خطوط کی اشاعت کا معاملہ ایک ناشر سے طے کیا ہوا ہے ۔ عبدالرحمٰن سعید نے خطوطِ اقبال کا ترجمہ قائدِ اعظم کی اجازت سے کیا تھا ۔ یہ اس طرح واضح ہوتا ہے کہ ۱۱ نومبر ۱۹۴۵ کو قائدِ اعظم نے ایک خط کے جواب میں لکھا کہ انگریزی اور اُردو میں ان خطوط کی اشاعت کے لیے ان کا دو پارٹیوں سے معاملہ طے ہو چکا ہے ۔ اس وقت تک ان خطوط کے صرف یہی دو اُردو ترجمے شائع ہوئے تھے ۔ ظاہر ہے ان میں سے کسی ایک کے ساتھ ہی قائدِ اعظم کا معاملہ طے ہوا تھا اور وہ عبدالرحمٰن سعید ہی ہو سکتے ہیں ، کیونکہ ان ہی کا ترجمہ بارہا شائع ہوا جب کہ مشتاق احمد چشتی کا ترجمہ دوسری بار شائع نہ ہو سکا ۔

۷۔ سید شمس الحسن ، کتاب مذکور ، ص ۱۸۰ - ۱۸۱ ۔

۱۲ اکتوبر ۱۹۴۵ کو ایس - ایم - بذل الحق نے قائدِ اعظم محمد علی جناح سے ان خطوط کے بنگالی ترجمہ شائع کرنے کی اجازت چاہی ، جس کے جواب میں قائدِ اعظم نے ۱۱ نومبر ۱۹۴۵ کو اُنھیں لکھا کہ وہ ان خطوط کا بنگالی زبان میں ترجمہ شائع کر سکتے ہیں - اسی طرح ۱۷ اکتوبر ۱۹۴۵ کو کے - ایم - یوسف نے قائدِ اعظم سے درخواست کی کہ اُنھیں ان خطوط کا ترجمہ تامل زبان میں شائع کرنے کی اجازت دیں ، جس کے جواب میں قائدِ اعظم نے ۳۰ دسمبر ۱۹۴۵ کو لکھا کہ اُنھیں ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' کو تامل زبان میں شائع کرنے پر کوئی اعتراض نہیں -۸

قیامِ پاکستان کے بعد ''اقبال کے خطوط جناح کے نام'' انگریزی کے علاوہ اُردو میں بھی متعدد بار شائع ہوئے - ''اقبال نامہ'' ، حصہ دوم ، مرتبہ شیخ عطاء اللہ میں یہ خطوط شامل ہیں - اس کے علاوہ ان خطوط کا اُردو ترجمہ پروفیسر احمد سعید کی کتاب ''اقبال اور قائدِ اعظم'' اور محمد حنیف شاہد کی کتاب ''علامہ اقبال اور قائدِ اعظم کے سیاسی نظریات'' میں بھی شامل ہے - ''ماہِ نو'' کے علاوہ ملک کے دوسرے رسائل میں بھی بارہا یہ خطوط شائع ہو چکے ہیں - دسمبر ۱۹۴۶ میں ان خطوط کا اُردو ترجمہ پروفیسر حمید اللہ شاہ ہاشمی نے کیا جو فیصل آباد سے شائع ہوا - سالِ اقبال ۱۹۷۷ میں راقم الحروف نے بھی ان خطوط کا اُردو ترجمہ مع حواشی تیار کیا - اس کے ساتھ ان خطوط کے مباحث پر ایک مقدمہ بھی تحریر کیا -

---

۸- ایضاً ، ص ۱۸۰ - ۱۸۲ -

اقبال اکادمی پاکستان ، لاہور

کی

چند مطبوعات

(1) تصورات عشق و خرد (اقبال کی نظر میں)
از ڈاکٹر وزیر آغا -/35 روپے

(2) اقبال کی فارسی شاعری کا تنقیدی جائزہ
از ڈاکٹر عبدالشکور احسن -/68 ،،

(3) اقبال اور قائد اعظم — از احمد سعید -/22 ،،

(4) اقبال کی ما بعدالطبیعیات
مترجمہ ڈاکٹر شمس الدین صدیقی -/18 ،،

(5) سر گذشتِ اقبال — از ڈاکٹر عبد السلام خورشید -/73 ،،

(6) کتابیاتِ اقبال — مرتبہ پروفیسر رفیع الدین ہاشمی -/40 ،،

(7) منتخب کلامِ اقبال (نئی نسل کے لئے)
مرتبہ ڈاکٹر عبد الوحید -/31 ،،

(8) ملفوظاتِ اقبال — مرتبہ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی -/70 ،،

(9) معاصرین اقبال کی نظر میں — از محمد عبداللہ قریشی -/45 ،،

(10) اقبال کی صحبت میں — از ڈاکٹر عبداللہ چغتائی -/54 ،،

(11) اقبال اور محبتِ رسول — از ڈاکٹر محمد طاہر فاروقی -/32 ،،

(12) اقبال اور قرآن — از ڈاکٹر غلام مصطفیٰ -/90 ،،

(13) اقبال اور علمائے پاک و ہند — از اعجاز الحق قدوسی -/42 ،،

(14) اقبال اور مسئلۂ تعلیم — از محمد احمد خاں -/71 ،،

(15) ''دانائے راز'' سوانح حیات حکیم الامت علامہ اقبالؒ
از سید نذیر نیازی -/45 ،،

مکمل فہرست کتب (مفت) حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتے پر خط لکھیں -

ناظم ، اقبال اکادمی پاکستان

90 بی - 2 گلبرگ III ، لاہور